بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۴ ہجرت ۱۳۴۶ ھش ۲۳ محرم ۱۳۸۷ھ ۴ مئی ۱۹۶۷ء | نمبر ۹۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان خدا کی راہ میں مصائب برداشت کئے بغیر مقبول حضرت احدیت نہیں ہوتا

خدا استقلال دکھانے والوں کو نہیں چھوڑتا اور ان کے ساتھ دوست والا معاملہ کرتا ہے

"بہت آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ یہاں سے تو بیعت کر جاتے ہیں مگر گھر میں جا کر جب تھوڑی سی بھی تکلیف آئی اور کسی نے دھمکایا تو جھٹ مرتد ہو گئے۔ ایسے لوگ ایمان فروش ہوتے ہیں۔ صحابہؓ کو دیکھو کہ انہوں نے تو دین کی خاطر اپنے سر کٹوا دیئے تھے اور جان و مال سب خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے کسی دشمن کی دشمنی کی انہیں پرواہ تک بھی نہ تھی۔ وہ تو خدا تعالےٰ کی راہ میں سب طرح کی تکالیف اٹھانے اور ہر طرح کے دکھ برداشت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اور انہوں نے اپنے دلوں میں یہی فیصلہ کیا ہوا تھا۔ مگر یہ ہیں جو ذرا بھی نمبردار یا کسی اور شخص نے دھمکایا تو دین ہی چھوڑ دیا۔ ایسے لوگوں کی عبادتیں بھی محض پوست ہی پوست ہوتی ہیں۔ ایسوں کی نمازیں بھی خدا تک نہیں پہنچتیں بلکہ اسی وقت ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں اور ان کے لئے لعنت کا موجب ہوتی ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ (۳۰/۴)

وہ لوگ جو نمازوں کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں ان کی نمازیں نری ٹکریں ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ ایک سجدہ اگر خدا تعالےٰ کو کرتے ہیں تو دوسرا دنیا کو کرتے ہیں۔ جب تک انسان خدا کے لئے تکالیف اور مصائب کو برداشت نہیں کرتا تب تک مقبول حضرت احدیت نہیں ہوتا۔ دیکھو دنیا میں بھی اس کا نمونہ پایا جاتا ہے۔ اگر ایک غلام اپنے آقا کا ہر ایک تکلیف اور مصیبت میں اور ہر ایک خطرناک میدان میں ساتھ دیتا رہے تو وہ غلام غلام نہیں رہتا بلکہ دوست بن جاتا ہے۔ یہی خدا تعالےٰ کا حال ہے اگر انسان اس کا دامن نہ چھوڑے۔ اور اسی کے آستانہ پر گرا رہے اور استقلال کے ساتھ وفاداری کرتا رہے۔ تو پھر خدا بھی ایسے کا ساتھ نہیں چھوڑتا اور اس کے ساتھ دوست والا معاملہ کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم ص ۴۴۸، ۴۴۹)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۳ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صحت کے متعلق گزشتہ شب لاہور سے تازہ اطلاع نہیں مل سکی۔ البتہ قبل ازیں یہ اطلاع ملی تھی کہ زخم کے ٹانکے کھول دیئے گئے ہیں۔ احباب جماعت پوری توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

○ ربوہ — مکرم چوہدری محمود احمد صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۴ مئی ۱۹۶۷ء کو پونے دس بجے صبح بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب بروقت اسٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

امتحانات مجلس اطفال الاحمدیہ

۲۶ مئی ۱۹۶۷ء کو اطفال الاحمدیہ کا مرکزی امتحان مختلف معیاروں پر منعقد ہوگا اس لئے عہدیداران مجالس اطفال الاحمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ابھی سے اطفال کو مقررہ نصاب کی تیاری شروع کروا دیں۔ تاکہ وہ صحیح رنگ میں علم دین حاصل کر کے مستقبل میں سلسلہ کی خدمت احسن طور پر سرانجام دے سکیں۔ تمام اطفال کا ان امتحانات میں شامل ہونا ضروری ہے۔ نیز مجالس مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے مرکز کو جلد از جلد آگاہ کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس انصار اللہ ضلع پشاور کا اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع پشاور کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ان کا تربیتی اجتماع مورخہ ۱۳، ۱۴ مئی ۱۹۶۷ء بروز ہفتہ و اتوار پشاور میں منعقد ہوگا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مرکز سے بھی علماء پر مشتمل ایک وفد اس اجتماع میں شمولیت کرے گا انشاء اللہ العزیز۔ انصار اللہ کو چاہئیے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ مئی ۱۹۶۷ء

یہ کام کس نے ان کے سپرد کیا ہے۔

مودودی صاحب کے امیر جماعت مغربی پاکستان میاں طفیل محمد نے اپنی جماعت کے ارکان سے فرمایا ہے کہ جو کام انبیاء کرتے تھے۔ وہ اب تمہارے سپرد کیا گیا ہے۔ خدا جانے میاں صاحب کے پاس اس بات کی کیا شرعی سند ہے کہ جو کام انبیاء علیہم السلام کرتے تھے۔ وہ اب ان کے اور ان کی جماعت کے افراد کے سپرد ہو گیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کو تو یہ کام اللہ تعالےٰ نے سپرد کر رکھا ہے۔ مگر میاں صاحب کے سپرد کس نے کیا ہے؟ اس کا جواب شاید میاں صاحب یہ دیں گے کہ قرآن کریم نے دیا ہے۔ چنانچہ وہ قرآن کریم سے شاید آیات بھی اس کے لئے پیش کریں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں فرمایا کہ جو کام پہلے انبیاء علیہم السلام سرانجام دیتے تھے وہ اب عام مسلمانوں سے لیا جائے گا۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے پہلے ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ میاں صاحب جس کام کا ذکر کر رہے ہیں وہ کام ہے کیا۔

جہاں تک ہم نے مودودی صاحب اور جماعت اسلامی کے لٹریچر سے معلوم کیا ہے جس کام کی طرف میاں صاحب کا اشارہ ہے۔ وہ اقامت دین یا تجدید احیائے اسلام کا کام ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کام یہ ہے کہ اسلام اس وقت مسلمانوں کے دلوں سے نکل گیا ہے۔ اور وہ اس پر عامل نہیں رہے۔ دوبارہ اسلام کو زندہ کرنا ہے۔ سو ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا میاں صاحب قرآن کریم سے بتا سکتے ہیں کہ اقامت دین یا تجدید احیائے اسلام کے کام کا بار اب انبیاء علیہم السلام کی بجائے تمام مسلمانوں کے کندھوں پر آ پڑا ہے۔

جہاں تک ہم نے قرآن کریم پر فکر و غور کیا ہے۔ ہمیں تو قرآن کریم سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حفاظت اسلام کا کام اللہ تعالےٰ نے کسی قوم فرد یا انسانوں کے کسی گروہ کے سپرد نہیں کیا۔ بلکہ اس نے یہ کام اپنے ہی پاس رکھا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

یعنی ہم نے یہ دین نازل کیا ہے اور ہمیں اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ دراصل ان لوگوں کو جو اپنے طور پر تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ مغالطہ بعض ایسی آیات سے لگتا ہے۔ جس میں تبلیغ اسلام کی اخلاقی باتوں کے متعلق احکام ہیں مثلاً ان میں سے مندرجہ ذیل آیات اس قبیل سے ہیں۔

(۱) ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ (آل عمران ۱۱)

(۲) کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ

(۳) الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر (الحج ۶)

ان آیات میں جو کچھ مومنوں کے فرائض بتلائے گئے ہیں ان سے یہ استنباط نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جب اسلام پر زوال و نکبت اور مایوسی حالت طاری ہو جائے جیسی کہ آجکل طاری ہے۔ مسلمان بطور خود جماعت بندی کر کے اور محض اپنی عقلی تدابیر اور تجاویز سے تجدید و احیائے دین کا کام کر سکتے ہیں۔ بحیثیت مجموعی اسلام کو دوبارہ زندہ کرنا ان آیات کے عمل سے باہر ہے۔ عام اخلاقی تلقین یا اسلامی معاشرہ میں تو ازن قائم رکھنے کے لئے جماعت بندی کرنا درست ہے۔ لیکن جب اسلام کی ہستی ہی خطرہ میں پڑ جائے اور از سر نو اس کو قائم کرنے کا سوال ہو۔ تو اس وقت صرف اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہی کام کر سکتا ہے۔ اور دانشوروں کی دانشورانہ تدابیر اور تجاویز کام نہیں آ سکتیں۔

اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے آیہ استخلاف بھی ممد و معاون ہو سکتی ہے۔ آیت حسب ذیل ہے۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ (سورہ نور)

اس آیہ کریمہ سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ خلافت تمکن فی الارض وغیرہ ایمان محکم اور اعمال صالحہ کی بناء پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے بطور انعام کے ملتے ہیں۔ یہ باتیں انسانی تدابیر سے حاصل نہیں ہوتیں۔ مسلمانوں کا کام ہے کہ وہ ایمان محکم پیدا کریں۔ اور اعمال صالحہ بجا لائیں۔ اس کے اجر میں اللہ تعالےٰ ان کو یہ چیزیں جن کا اس آیہ کریمہ میں ذکر ہے بطور اجر کے اللہ تعالےٰ ہی دے سکتا ہے۔ کوئی عام انسان تو کجا کوئی نبی بھی نہیں دے سکتا۔ اس آیہ کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کس طرح دین کی حفاظت کرتا ہے۔ اور وہ واحد طریقہ خلافت کا قیام ہے چنانچہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جب تک مسلمانوں میں خلافت راشدہ قائم رہی اور اللہ تعالےٰ کی تائید ان کے شامل حال رہی۔ وہ دین میں اور ضمناً دنیا میں بھی ترقی کرتے رہے۔ بعد میں جب بادشاہت آ گئی تو دنیا تو ان کو حاصل رہی۔ مگر دین کے تمکن میں رخنہ پڑ گیا۔ ملوکیت دین کی حفاظت نہ کر سکی۔ اس کے لئے سلسلہ مجددین شروع ہوا۔ جیسا کہ حدیث ہے

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا

یعنی اللہ تعالےٰ ہر صدی میں دین کی تجدید کے لئے مجدد مبعوث کرے گا۔ شاید یہ لوگ حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے یہ استدلال کرتے ہوں کہ اب تجدید احیائے دین کا کام علمائے امت کے سپرد ہو گیا ہے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ اسلام میں کوئی پروہت قسم کا ادارہ نہیں ہے۔ اس لئے دیکھنا چاہیئے کہ یہاں علماء سے کیا مراد ہے۔

یہاں بتایا گیا ہے کہ یہ علماء وہ ہیں جو بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہوں گے۔ سوال یہ ہے کہ ان علماء کو انبیاء بنی اسرائیل سے کس امر میں اشتراک ہوگا۔ کوئی تشبیہ یا استعارہ بغیر کسی صفت کے اشتراک کے بے معنی ہے۔ اگر ہم کہیں کہ فلاں شخص شیر کی مانند ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دلیری اور بہادری میں وہ شیر سے اشتراک رکھتا ہے۔ یعنی دلیری یا بہادری وجہ شبہ ہوگی۔ علماء امت محمدیہ اور بنی اسرائیل کے انبیاء میں وجہ شبہ کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ وجہ شبہ نبوت ہی ہو سکتی ہے۔ جس سے یہ استنباط کچھ بھی مشکل نہیں کہ امت محمدیہ ایسے علماء بھی ہوں گے۔ جن کو بطفیل نبوت محمدیہ کمالات نبوت سے سرفراز کیا جائے گا۔ اور یہ چیز کبھی اپنی ہوتی بلکہ وہبی ہوتی ہے اس سے واضح ہے کہ مجددین اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوں گے جن کو کمالات نبوت سے سرفراز کیا جائے گا۔ اس طرح دراصل یہ حدیث بھی آیہ انا لہ لحافظون کی تفسیر کرتی ہے۔ اور ثابت کرتی ہے کہ تجدید و احیائے دین کا کام اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے کوئی شخص اپنے طور پر جماعت بندی کر کے اپنی دانشوری کے بل پر یہ کام سرانجام نہیں دے سکتا۔ اس لئے میاں طفیل محمد صاحب کا اسلامی جماعت کے افراد سے یہ کہنا کہ جو کام انبیاء سرانجام دیتے تھے۔ وہ اب اسلامی جماعت کے ارکان کے سپرد ہوا ہے۔ سراسر بے دلیل ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہرگز یہ کام جماعت اسلامی کے سپرد نہیں کیا ورنہ شرعی سند لائے۔ یہ سراسر تجاوز ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ مودودی صاحب ہر وقت پینترے بدلتے رہتے ہیں۔ وہ ہرگز اس کام کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہیں کھڑے ہوئے البتہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے حدود کے اندر رہ کر مسلمانوں کے لئے شائد کچھ مفید کام کر سکتے۔ اور یہ کام بھی وہ صرف اسلامی اصولوں کے مطابق کر سکتے ہیں۔ اس کام کے لئے سیاسی پارٹی بازی سراسر خلاف اسلام ہے۔ چاہیئے کہ وہ اپنے کام کے حدود متعین کریں۔ تاہم انہیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ امام وقت سے الگ رہ کر وہ یہ کام بھی کماحقہ سرانجام نہیں دے سکتے۔ الا ماشاء اللہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

کعبۃ اللہ کی عظمت

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ کی تائید میں تاریخی شواہد

(مکرم شیخ عبدالقادر صاحب حالی سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُرمعارف خطبات کعبۃ اللہ کی لازوال عظمت کے متعلق الفضل میں شائع ہو رہے ہیں۔ وہ گھر جسے اللہ تعالیٰ نے "اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ" کہا ہے۔ جسے "البیت العتیق" کا نام دیا گیا جو انبیاء کا کعبۂ مقصود ہے اور عاشقانِ الٰہی کے لئے مبداءِ فیوض، اس کی قدامت کے متعلق آثارِ قدیمہ اور تاریخِ عالم کے بعض گم گشتہ حقائق مختصراً پیشِ احباب ہیں۔

—(۱)—

فلپ حتّی نے اپنی کتاب تاریخ عرب میں لکھا ہے کہ حجاز اممِ سامیہ کا گہوارہ رہا ہے۔ ۳۵۰۰ سال قبل مسیح میں عرب سے زائد آبادی کا ایک عظیم ریلا طوفان بن کر اٹھا۔ اس کا ایک حصہ شمال مغرب میں نیل کی وادیوں میں آکر رُک گیا اور دوسرا حصہ سرزمینِ عراق میں جذب ہو گیا۔ آیئے دیکھیں کہ دنیائے قدیم کی یہ دونو قومیں یعنی اہلِ مصر اور اہلِ بابل نے اُمّ القریٰ سے نکل کر اپنی زاد بُوم کو کیسے یاد رکھا؟ کیا انکے ہاں سرزمینِ حجاز میں کسی مرکزِ ہدایت کا ذکر ملتا ہے؟ مصر اور بابل کے کتباتِ قدیمہ کی صورت میں اساطیر الاوّلین کا سرمایہ ہمارے سامنے ہے اس کو بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہاں متواتر یہ روایت ملتی ہے کہ سرزمین حجاز مرکزِ ہدایت اور منبعِ روحانیت ہے۔

—(۲)—

مصریات کے ایک عظیم ماہر اور عالم اثریات Breasted ہو گزرے ہیں۔ انہوں نے کئی جلدوں میں کتباتِ مصر کا متن و ترجمہ شائع کیا ہے۔ یہ کتبے مصر کی چار ہزار سالہ تاریخ کے آئینہ دار ہیں۔ ان کتبات میں متواتر ارضِ حجاز کو "پانطر" یعنی سرزمینِ خدا کہا گیا۔ لکھا ہے کہ یہ زمین دیوتاؤں کی زاد بُوم اور روحانیت کا مرکز ہے۔ یہ کتبے دو ہزار سال قبل مسیح سے لے کر ۵۰۰ عیسوی تک کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

دوسری طرف کتباتِ بابل میں دِلمُون شہر اور اسی نام کی سرزمین کے گیت گائے گئے۔ لکھا ہے کہ یہ شہر امن و سلامتی کا گہوارہ اور روحانیت کا مرکز ہے۔ یہاں دیوتاؤں کی رحمت بستی ہے۔ طوفان سے بچ کر نوحؑ نے بھی اپنی زندگی کے باقیماندہ ایّام یہاں گزارے۔ شاعروں نے دلمُون کے قصیدے نظم کئے۔ کاہنوں نے اس مقدس سرزمین کے گیت گائے۔ ادیبوں نے اس کے فضائل بیان کئے۔ مختصر یہ کہ دلمُون کے لئے اہلِ بابل رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ یہ جگہ اہلِ بابل کی زاد بُوم اور ان کا کعبۂ مقصود ہے۔ کتبات میں لکھا ہے کہ یہ جگہ عرب میں ہے۔

—(۳)—

عرب سے متذکرہ بالا قوموں کے انتشار کے بعد ایک اور ریلا اٹھا۔ اس کو تاریخ میں ارامی اور عبرانی کہا گیا۔ عبرانیوں نے سرزمینِ حجاز کو ارضِ قِدم کا نام دیا (پیدائش $\frac{25}{6}$) قِدم کے معنی قبلہ[1] یا مشرق کے ہیں۔ حجاز چونکہ ان قوموں کا کعبہ مقصود، قبلۂ مراد اور مشرقِ انوار تھا اس لئے اس کا نام ارضِ قِدم رکھا گیا۔ بیابان عرب میں حج کا فریضہ اتنا معروف اور مقبول تھا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام فرعون کے پاس گئے۔ اس سے درخواست کی کہ ہم نے مِدبَر یعنی صحرائے عرب میں اللہ تعالیٰ کے حج کے لئے جانا ہے۔ وہاں جاکر قربانیاں دینی ہیں (خروج $\frac{5}{1}$) اس لئے اجازت ہونا چاہیئے کہ بنی اسرائیل، اپنے بال بچوں اور جانوروں سمیت جائیں اور وہاں حج کریں (خروج $\frac{1}{9}$) عبرانی بائیبل میں "حج یہواہ" کے الفاظ بعینہٖ موجود ہیں۔ سکالرز کہتے ہیں کہ یہاں حج سے مراد بالکل اسی قسم کا حج ہے۔ جیسے مسلمان کعبۃ اللہ میں کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت

[1] مصر میں بنی اسرائیل کو حکم ہوا وَاجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قِبْلَةً.... اپنے گھروں کو قبلہ رُخ کرلو اور نماز کھڑی کرو۔

بیابان عرب میں سوائے کعبۃ اللہ کے حج کے اور کوئی حج نہیں تھا۔ مصر سے "شاہراہ حج" حجاز میں جاتی تھی۔ مصر کی سامی قومیں حج کیلئے جایا کرتیں اسی تعامل کے پیشِ نظر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے اجازت طلب کی کہ ہم نے حج کے لئے جانا ہے۔ دستورِ مصر کے مطابق ہمیں اجازت ملنا چاہیئے۔

تاریخ ہماری راہ نمائی کرتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ہمراہ شاہراہ حج پر گامزن ہوئے۔ صحرائے عرب میں پہنچے۔ فاران میں آئے۔ "فاران کے قادیں" داخل ہوئے (گنتی $\frac{10}{12}$، $\frac{13}{3}$) فاران میں تجلّیاتِ الٰہیہ سے فیضیاب ہوئے واپسی پر کعبۃ اللہ کے نمونہ پر ایک خیمۂ اجتماع تیار ہوا جسے وہ اٹھائے پھرتے۔ جہاں پڑاؤ کرتے اسے نصب کر لیتے اسکے اردگرد کھڑے ہو کر عبادت کرتے۔ اس طرح حج کے ظلّی طریق کو رواج دیا گیا۔

—(۴)—

فارس میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کعبۃ اللہ کی عظمت دلوں میں جاگزیں ہے۔ ساسانی خاندان کا بانی مکّہ معظمہ آیا۔ زمزم کا طواف[1] دعاؤں کو گنگناتے ہوئے کیا۔ کعبہ میں تحائف نذر کئے۔ دساتیر پارسیاں میں لکھا ہے کہ صحرائے عرب میں ایک خدا کا گھر ہے اسے آباد (آدم) نے بنایا تھا۔ اس میں بُت رکھ دیئے گئے ہیں۔ تازیوں میں ایک عظیم الشان پیغمبر پیدا ہو گا۔ بیت اللہ کو بتوں سے پاک کیا جائے گا۔ وہ مردِ خدا اس گھر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے گا۔

(دساتیر پارسیاں)

—(۵)—

ہندو اور جینی لٹریچر میں بھی کعبۃ اللہ کی عظمت کے گُن گائے گئے۔

[1] مختصر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام زیر لفظ "زمزم"۔

میجر جنرل فورلانگ اپنی کتاب "موازنۂ مذاہب" میں لکھتے ہیں کہ زمانہ قدیم سے سامی قومیں کعبۃ اللہ کا حج کر رہی ہیں۔ عاد۔ سبائی۔ اور دوسری اقوام قدیمہ اس گھر کو مرکزِ روحانیت سمجھتی تھیں۔ ہندو اور جینی لٹریچر میں بھی مکّہ کے استھان کو ایک متبرک جگہ بتایا گیا جہاں رشی اور مُنی حصولِ برکات کے لئے جاتے تھے (ص۲۴۲)

مہابھارت مصنفہ رام شنکر مشر میں لکھا ہے کہ مہابھارت کے زمانہ میں شیو برہمن عرب میں جاکر اپاسنا کرتے تھے (ص۳۵)

—(۶)—

عیسائی لٹریچر کا ایک شاہ پارہ بیسویں صدی کے شروع میں منکشف ہوا۔ یہ صحیفہ قرنِ اوّل کے عیسائیوں کی نظموں کا مجموعہ ہے۔ بعض نظمیں ایسی بھی ہیں کہ ان میں حضرت مسیح علیہ السلام دنیا سے مخاطب ہیں۔ اس صحیفہ کی زبان سُریانی ہے جو کہ ابتدائی عیسائیوں کی زبان تھی۔ ایک نظم میں اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ کا مضمون بیان ہوا ہے لکھا ہے:۔

"اے میرے کوئی خدا کوئی شخص
مجاز نہیں کہ تیری مقدس جگہ کو تبدیل
کر دے۔ یہ ممکن نہیں کہ وہ اسے بدل کر
کسی اور جگہ لے جائے۔ کیونکہ اسے
اس امر کا مطلقً کوئی اختیار نہیں۔
تیرا مقدس تو وہ ہے جو کہ تُونے
سب سے پہلے کھڑا کیا۔ پیشتر اس کے
کہ دوسری جگہیں بنائی جائیں۔ جو
سب سے پرانا ہے۔ اس کے مرتبہ میں
بعد میں بننے والے کی وجہ سے کوئی
تبدیلی یا کمی نہیں ہو سکتی۔" (نظم۴)

"Odes of Soloman"
The Lost Books of
The Bible by The world
Publication Company
New york P. 124

اس نظم میں البیت العتیق اور بیت المقدس کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ مقدم گھر وہ ہے جو کہ سب سے اوّل بنایا گیا۔ بعد میں بننے والا گھر اس کے شرف اور مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

الغرض ایک وسیع تحقیقی میدان ہمارے سامنے ہے کعبۃ اللہ سے تہذیبِ انسانی کا چشمہ پھُوٹا۔ اس کی تکمیل بھی اسی گھر سے وابستہ ہے۔ جن خطوط پر تحقیق کی ضرورت ہے اس مختصر نوٹ میں مَیں نے ان کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔

صدقاتِ جاریہ اور وقف کی اہمیت

(از مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر)

صدقاتِ جاریہ وہ صدقے ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی انسان کو پہنچتا رہتا ہے۔ احادیث میں صدقاتِ جاریہ کی بڑی اہمیت اور فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک عمل انسان کا جو اس کے آثار دنیا میں قائم رہیں وہ اس کے واسطے موجب ثواب ہوتا ہے مثلاً انسان کا بیٹا ہو اور وہ اسے دین سکھلائے اور دین کا خادم بنائے تو یہ اس کے واسطے صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب اس کو ملتا رہے گا۔ اعمال نیت پر موقوف ہیں۔ ہر ایک عمل جو نیک نیتی کے ساتھ ایسے طور سے کیا جائے کہ اس کے بعد قائم رہے وہ اس کے واسطے صدقۂ جاریہ ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۴۵-۲۴۶)

ابن ماجہ نے اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہؓ سے شعب الایمان میں روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۱) ان مما یلحق المؤمن من عملہ وحسناتہ بعد موتہ علماً نشرہ وولداً صالحاً ترکہ و مصحفاً ورثہ ومسجداً بناہ او بیتاً لابن السبیل او نہراً اجراہ او صدقۃ اخرجھا من مالہ فی صحتہ وحیاتہ تلحقہ من بعد موتہ۔

(ابن ماجہ)

یعنی اُن نیکیوں اور عملوں میں سے جن کا ثواب مومن کو اس کے مرنے کے بعد پہنچتا رہتا ہے ایک[1] وہ علم ہے جسے اُس نے دنیا میں پھیلایا ہو اور نیک[2] لڑکا ہے جسے اپنے بعد چھوڑ مرا ہو اور مصحف[3] (قرآن یا کوئی دینی کتاب) جسے اپنے وارثوں کے لئے چھوڑا ہو اور مسجد[4] ہے جسے تعمیر کیا ہو یا کوئی گھر[5] جو مسافروں کے لئے بنایا ہو یا نہر[6] ہے جسے جاری کیا ہو یا ایسا صدقہ ہو جسے اپنی صحت و حیات کے ایام میں دیا ہو جس کا ثواب اس کی موت کے بعد اُسے پہنچتا رہے۔

اس حدیث سے صدقاتِ جاریہ کی چھ[6] مثالیں ثابت ہوتی ہیں۔ بعض دیگر احادیث سے مزید مثالیں بھی ملتی ہیں۔ چنانچہ بزار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ

(۲) سبعٌ یجری الجد اجرھا بعد موتہ وھو فی قبرہ من علم علماً او اجری نھراً او حفر بئراً او غرس نخلاً او بنی مسجداً او ورث مصحفاً او ترک ولداً یستغفرلہ بعد موتہ۔

(زرقانی جلد ۵ صفحہ ۲۰۸)

سات عمل ہیں جن کا اجر بندے کو اس کی موت کے بعد جاری رہتا ہے جبکہ وہ قبر میں ہوتا ہے۔ جس نے علم[1] سیکھا اور سکھایا یا نہر[2] جاری کی، یا کوئی کنواں[3] کھود کر وقف کر دیا یا کوئی درخت[4] لگایا یا کوئی مسجد[5] بنائی یا کوئی مصحف[6] وارثوں کے لئے چھوڑ مرا یا ایسا لڑکا[7] چھوڑ مرا جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے بخشش مانگتا رہے۔ اور دعا کرتے رہے۔

بعض دیگر احادیث سے صدقاتِ جاریہ کی مزید مثالیں ملتی ہیں۔ چنانچہ ابن عساکر نے ابی سعید سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

(۳) من علّم آیۃ من کتاب اللہ او باباً من علمٍ انمی اللہ اجرہ الی یوم القیامۃ

جس نے اللہ کی کتاب میں سے کوئی آیت یا علم کا کوئی حصہ سکھایا اللہ تعالےٰ قیامت تک اس کا اجر بڑھاتا رہے گا۔

ایک اور حدیث احمد اور طبرانی نے ابن امامہ سے مرفوعاً روایت کی ہے

(۴) اربعۃ تجری علیھم اجورھم بعد الموت من مات مرابطاً فی سبیل اللہ۔

(الحدیث)

یعنی چار عمل ہیں کہ جن کا اجر مرنے کے بعد جاری رہتا ہے۔ جو شخص دشمن کے مقابلہ میں سرحد پر اللہ کے راستہ میں مرجائے وغیرہ

(۵) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا کوئی کھیتی بوئے اور اس میں سے ہر انسان یا پرندہ یا مویشی کھاتا رہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

(متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ)

(۶) سعد بن عبادہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ! میری والدہ وفات پا گئی تو کونسا صدقہ افضل ہے جو میں اس کی طرف سے کروں۔ آپ نے فرمایا پانی! اس کے بعد انہوں نے ایک کنواں کھودا اور اسے وقف کر دیا۔ (ابوداؤد، نسائی)

(۷) جریرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام میں سنّتِ حسنہ جاری کی اس کے لئے اس کا اجر ہے اور اس شخص کا اجر بھی جو اس پر اُس کے بعد عمل کرتا رہے بغیر اس کے کہ کسی کا اجر کم ہو جائے اسی طرح جس نے سُنّتِ سیئہ (بُری سنت) جاری کی تو اس کے لئے اس کا وبال ہوگا اور اس شخص کا وبال بھی جو اُس پر اس کے بعد عمل کرتا رہے بغیر اس کے کہ کسی کا وبال ان میں سے کم ہو جائے۔

وقف اولاد

ان احادیث سے جن اوقافِ جاریہ کی فضیلت و اہمیت بیان کی گئی ہے ان میں نیک اولاد شامل ہے۔ نیک اولاد اصل وہی ہے جو خادمِ دین اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہو۔

پس جس شخص کے کئی بیٹے ہوں اس کے لئے اس میں بڑی آسانی ہے کہ وہ وقف جاریہ کے طور پر کم سے کم اپنے کسی بیٹے کو علمِ دین سکھا کر خادمِ دین بنائے اور اُسے وقف کرے وہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے لئے ثواب و دعا کا موجب ہوگا۔

اس زمانہ میں صرف جماعتِ احمدیہ میں وقف جاریہ کی تحریک جاری ہے۔ احباب جماعت کے لئے بہترین موقع ہے کہ وہ بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصّہ لیں۔ یہ موقع سینکڑوں سالوں کے بعد میسّر آیا ہے کیونکہ خلافتِ راشدہ کے بعد مسلمانوں میں نظامِ خلافت درہم برہم ہوگیا اور مسلمان وقف جاریہ کو تنظیم کے ساتھ اشاعتِ اسلام کے لئے جاری نہ رکھ سکے جس سے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچا مگر اب خدا کے فضل سے وقف جاریہ کا قدیم سلسلہ جو معطل ہوگیا تھا پھر نظامِ خلافت کے تحت جاری ہوگیا ہے اور خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کا زرّیں موقع پھر سے صدہا سال کے بعد ہاتھ آ گیا ہے جس پر خدا کا بے انتہا شکر کرنا چاہیئے اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آج سے قریباً چار ہزار سال قبل اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر دیا تھا اور اُسے مکہ کے ریگستانوں اور غیر آباد وادی میں بسایا تھا جہاں آبادی اور زندگی کے کوئی آثار نہیں تھے۔ گویا بظاہر ان حالات میں اُسے ذبح ہی کر دیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس غیر آباد ریگستان کو آباد کیا بلکہ دنیا بھر میں مقدس ترین بستی بنایا جہاں دنیا بھر کے لوگ زیارت اور حج کے لئے پہنچتے اور دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو گویا ہمیشہ کی زندگی عطا فرمائی اور ایسی ابدی زندگی کہ اب وہ ابدالآباد تک زندہ ہے اور قوموں میں اس کی یادگار منائی جاتی ہے۔ صدہا سال بعد اسی اسمٰعیل (ذبیح اللہؑ) کی نسل سے اللہ تعالےٰ نے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا جن کے ذریعہ حضرت اسمٰعیلؑ جیسے سینکڑوں واقفینِ زندگی پیدا ہوئے جنہوں نے خدا کے دین کی خدمت کی اور اشاعتِ اسلام میں زندگیاں گنوا دیں جن کے ذریعہ اسلام اطراف و اکنافِ عالم میں پہنچا۔ تیرہ سَو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ میں عین ضرورت کے موقع پر ایک اور اسمٰعیل (ذبیح اللہؑ) یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان دارالامان سے مبعوث فرمایا جنہوں نے اپنی پوری زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کی اور جن کے ذریعہ پھر ایک ایسی جماعت تیار ہوگئی ہے جن میں سے اسلام کے دورِ اوّل کی طرح اسمٰعیل جیسے سینکڑوں واقفینِ زندگی تیار ہو رہے ہیں جن کے ذریعہ اب پھر اطراف و اکنافِ عالم میں تبلیغِ دین اور اشاعتِ اسلام کے لئے منظّم جہاد ہو رہا ہے اور وہ وقت قریب آ رہا ہے جب دینِ اسلام تمام دینوں پر غالب آ جائے گا اور قرآن کی پیشگوئی

لیظھرہ علی الدین کلہ

(الآیۃ)

پوری شان کے ساتھ ظہور پذیر ہوگی۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس عظیم الشان جہاد میں اپنا اپنا حصّہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا ربّ العالمین

درخواست نماز جنازہ غائب

جن جن جماعتوں میں والد محترم حشمت اللہ خان صاحب مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھی گئی ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے باقی تمام احمدی جماعتوں سے بھی درخواست ہے کہ وہ حضرت والد محترم کی نماز جنازہ غائب ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ (خاکسار ڈاکٹر محمد احمد ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحبؓ)

فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں عید الاضحیٰ کی تقریب سعید

مختلف ممالک کے مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری امام مسجد نور فرانکفورٹ

فرانکفورٹ کی مسجد نور میں عید الاضحیٰ کی تقریب سعید مورخہ ۲۱ مارچ کو پورے اسلامی وقار اور احترام کے ساتھ منائی گئی۔ دعوت نامے عید سے دو ہفتہ قبل ہی جاری کر دیئے گئے تھے اسی طرح مقامی اخبارات اور ریڈیو کو مطلع کر دیا گیا تھا۔ آلہ مکبر الصوت کا انتظام کیا گیا ایک مسلمان تاجر سے قالین مستعار لئے گئے۔ عید سے ایک دن پہلے مسجد کے علاوہ ملحقہ کمروں کو خالی کر کے قالین بچھا دیئے گئے۔ مستورات کے لئے ایک الگ کمرہ مخصوص کر دیا گیا اور ان تک آواز پہنچانے کے لئے آلہ مکبر الصوت نصب کیا گیا۔

عید میں جرمن نو مسلمین کے علاوہ متعدد اسلامی ممالک کے ڈیڑھ صد سے زائد نمازی شامل ہوئے۔ نماز عید سے قبل ٹیپ ریکارڈ سے تلاوت قرآن پاک سنوائے جانے کا بندوبست کر دیا گیا چنانچہ مسجد قرآن پاک کی تلاوت سے گونج رہی تھی۔ نماز کے مقررہ وقت سے چند منٹ پہلے مسنون تکبیرات کہلائی گئیں۔ خاکسار نے نماز پڑھنے کا طریق مختصراً بیان کیا۔ عین نو بجے نماز شروع ہوئی۔ نماز کے بعد خاکسار نے خطبہ جرمن زبان میں پڑھا جس کا انگریزی میں ترجمہ ایک ترک دوست اور ایک جرمن دوست ساتھ ساتھ سناتے رہے۔ خطبہ میں خاکسار نے قربانی کا فلسفہ قرآنی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالجات کی روشنی میں بیان کیا اور حضور کے الفاظ میں فنا۔ بقا اور لقا کے روحانی درجات کی تشریح بیان کی خطبہ کے آخر میں خاکسار نے سرزمین یورپ میں ایک خانہ خدا کی تکمیل کا اعلان کیا جو سلسلہ احمدیہ کے مالی جہاد کی تازہ ترین زندہ مثال اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی راہ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے (یہ مسجد ڈنمارک کے صدر مقام کوپن ہاگن میں تعمیر کی گئی ہے جماعت احمدیہ کی خواتین کی مالی قربانیوں کے نتیجہ میں معرض وجود میں آئی ہے) خطبہ کے خاتمہ پر اجتماعی دعا کرائی گئی۔ جس کے بعد نمازیوں کی باہم ملاقات کا سلسلہ شروع ہوا مسجد کی طرف سے خورد و نوش کا پروگرام تھا جس میں شرکت کی دعوت عام دی گئی چنانچہ ہر ایک نے حسب توفیق و رغبت اس میں حصہ لیا

عید کے دن کا دوسرا پروگرام قربانی کا ذبح کرنا تھا۔ جس کا انتظام پہلے سے ہی شہر کے مذبح کے ڈائریکٹر کے ذریعے کیا گیا تھا۔ کیونکہ ملکی قانون کے مطابق نہ تو جانور کو مذبح سے باہر ذبح کرنے کی اجازت ہے اور نہ مقررہ مشینی طریق کے سوا جانور کو ذبح کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ خاکسار کی معیت میں جماعت کے دو اور دوست مذبح میں گئے وہاں مقرر شدہ آدمی اور ایک ڈائریکٹر پہلے سے ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ ہمارے ایک دوست نے اللہ اکبر کے ساتھ دنبہ ذبح کیا۔ ڈاکٹر نے پاس کیا اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابراہیمی سنت کے اس اہم حصہ کی تکمیل کی سعادت حاصل ہوئی

مذبح سے واپس آ کر دوسرے من کے لئے دعوت طعام کی تیاریاں شروع کر دی گئیں ایک جرمن دوست نے مشروبات کا عطیہ پیش کیا۔ کھانے کی تیاری کے لئے سیکرٹری ضیافت برادرم محمد شریف صاحب خالد کی نگرانی میں ہماری مستورات نے کمر ہمت باندھی۔

چنانچہ وقت مقررہ سے پہلے پہلے تین مختلف قسم کے مشرقی طرز کے کھانے تیار تھے چونکہ یہ دن دفتری کاروبار کا دن تھا اسلئے دعوت کا وقت شام کو رکھا گیا تھا تاکہ مسلم اور غیر مسلم مہمان آسانی سے شریک ہو سکیں۔ کھانا وقت مقررہ پر شروع ہوا جس کے بعد پروگرام کے تقریری حصے کی ابتداء قرآن پاک کی تلاوت سے سورۃ بقرہ کی ان آیات کی نہایت خوش الحانی سے تلاوت کی جو مکہ کی وادی غیر ذی زرع میں بیت العتیق کی بنیاد کے وقت کی ابراہیمی دعاؤں پر مشتمل ہیں۔ ان کا ترجمہ ہمارے جرمن نومسلم مسٹر محمود اسمٰعیل زدرش نے سنایا اور پھر اپنی تقریر میں عید الاضحیٰ کی غرض و غایت حج کا تاریخی پس منظر۔ حج اور اس کے آداب کی تشریح اور قربانی کا فلسفہ تفصیل سے بیان کیا۔ تقریر کے بعد میجک لیمپ کے ذریعے بیت اللہ حج اور دیگر مناظر و مقامات مقدسہ کی تصاویر دکھائی گئیں۔

دعوت میں پچاس سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ نماز عید اور دعوت طعام کا ذکر مقامی اخبارات میں شائع ہوا۔ فرانکفورٹ کے سب سے اور کثیر الاشاعت اخبار Frankfurter Rundschau میں شائع شدہ رپورٹ کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ ”فرانکفورٹ اور مضافات کے قریباً دو صد مسلمانوں نے اپنی مسجد میں عید قربان منائی۔ نماز عید کے بعد امام فضل الٰہی انوری نے جو کہ ۱۹۶۵ء سے فرانکفورٹ میں سلسلہ احمدیہ کے مبلغ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ جرمن زبان میں خطبہ دیا جو بیک وقت انگریزی اور ترکی زبانوں میں ترجمہ کر کے سنایا گیا۔ یہ عید حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کی یاد میں دنیا کے تمام مسلمان ہر سال مناتے ہیں۔ امام نے اپنے خطبہ میں یہ بھی بتایا کہ اب یورپ میں جماعت احمدیہ کی چھٹی مسجد اور سکنڈے نیویا میں پہلی مسجد کا افتتاح کوپن ہاگن میں جولائی کے مہینہ میں ہونے والا ہے یہ مسجد دوسابقہ مسجدوں یعنی لنڈن اور ہیگ کی احمدیہ مساجد کی طرح جماعت احمدیہ کی خواتین کی مالی قربانیوں کے نتیجے میں تعمیر ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ کا عالمی مرکز پاکستان میں ہے۔ جرمنی میں فرانکفورٹ کے علاوہ ہیمبرگ میں بھی مسجد ہے۔ عید کے دن بعد دوپہر فرانکفورٹ کے مذبح میں اسلامی روایات کے مطابق ایک دنبہ ذبح کیا گیا۔ عید کے دوسرے دن ایک دعوت طعام منعقد کی گئی جس میں مسلمانوں اور ان کے غیر مسلم دوستوں نے شرکت کی۔ فرانکفورٹ کی احمدیہ جماعت یونیورسٹی کے طلباء و اداروں اور فرموں میں کام کرنیوالے نوجوانوں اور خواتین پر مشتمل ہے۔“ (۲۳ مارچ ۱۹۶۷ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ان حقیر کوششوں کے بہترین ثمرات پیدا فرمائے۔ اسی طرح عید کے انتظامات میں حصہ لینے والے تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

میری والدہ مرحومہ

مکرم سید مسعود محسن صاحب لنڈن

میری والدہ صاحبہ پشاور میں ۱۱ مارچ ۱۹۶۷ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر ۷۶ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ بہت خوبیوں کی مالک تھیں نیک وفادار۔ نڈر۔ سلیقہ شعار۔ مہمان نواز ملنسار اور خاص شخصیت رکھتی تھیں میل ملاپ اور تعلقات بڑھانے اور قائم رکھنے کا ملکہ گویا قدرت کی طرف سے ودیعت تھا اُن چند لوگوں میں سے تھیں جو پہلی ملاقات پر اپنی جاذبیت اور کشش کا اثر ڈالتے ہیں۔ ان کے ملنے والے ہر طبقہ کے لوگ ہوتے تھے۔ معززین۔ متوسط اور غرباء اور یہ کبھی نہیں دیکھا کہ اگر کسی غریب سے گفتگو کر رہی ہوں اسی دوران میں کوئی امیر آ گیا تو غریب کو چھوڑ کر دیا۔ جیسا کہ عام طور پر مشاہدہ میں آتا ہے۔ مرحومہ کسی سے اُس کے عہدہ یا حیثیت سے کبھی مرعوب نہیں ہوتی تھیں اور بات کھل کر کرتی تھیں۔ اپنا مافی الضمیر بیان کرنے میں بہت طاق تھیں۔ ایک دفعہ ڈائریکٹر آف انڈسٹریز کے ہاں گئیں۔ دوران گفتگو ان کی بیگم نے ذکر کیا کہ ان کے میاں آجکل بہت مصروف رہتے ہیں کیونکہ یہاں پر کپڑے کی [illegible] رہی ہے۔ اُس کے انتظام کے سلسلہ میں انہیں بیرون ملک کے فنی ماہرین کے ساتھ کافی وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔ والدہ نے انہیں کہا کہ وہ اُن سے دریافت کریں کہ ہمارے ایک لڑکے کو مل میں لگوا سکتے ہیں۔ اگرچہ ابتدائی مرحلہ میں معمولی اجرت ہی ملی تجربہ کے لحاظ سے بیش قیمت فن سیکھ جائے گا۔ جونہی ان کے میاں کو پیغام ملا تو فوراً ہمارے اس عزیز کو بلوا بھیجا اور کام پر لگوا دیا۔ جو اب اپنی لائن میں ماسٹر مند اور کوالیفائڈ سینئر درجہ رکھتا ہے۔ یہ بات کسی زاویہ سے دیکھی جاوے۔ بہرحال ان کی غیر معمولی عظمت پر دلالت کرتی ہے۔ ایک نوجوان کا مستقبل برمحل گفتگو اور پُر اثر بات چیت کے ذریعہ بنا دیا۔

جب ہمارے والد صاحب فوت ہوئے تو والدہ کی عمر اسوقت ۴۳ سال کے قریب تھی (تو ہم چار بہن بھائی کم سن ہی تھے۔ مرحومہ نے اپنی فطری نیکی اور وفاداری کے تحت یہ ارادہ کر لیا کہ وہ خواب راحت اور آوارگی سے بچوں کو دور رکھیں گی۔ اور متواتر محنت اور کوشش سے تربیت کی اور کرتی چلی گئیں۔

مہمان نوازی میں بے تکلف اور بے لوث تھیں وسیع حلقہ احباب ہونے کی وجہ سے بعض معزز اور صاحب حیثیت لوگ آیا کرتے تھے۔ بعض دفعہ میں کہتا کہ فلاں معزز کی ہم شایان شان مہمان نوازی نہیں کر رہے۔ جواب میں کہتیں کہ بات یہ ہے کہ میری حیثیت اسکی متحمل نہیں اور میں صرف دکھاوے کی خاطر اپنی حیثیت سے تجاوز کرنا پسند نہیں کرتی چنانچہ ان کی بے تکلفی اور خلوص اور ہمارے معزز مہمانوں کی والدہ مرحومہ کے متعلق حسن ظنی کے نتیجہ کی وجہ سے یہ تعلقات برقرار رہے۔

مختصر یہ کہ مرحومہ بہت سی خاص صفات کی حامل تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور انہیں بلند درجات دے اور ہمیں ان کے نقش قدم چلنے کی توفیق دے۔

دعائیہ فہرست ادائیگی چندہ وقف جدید

احباب جماعت احمدیہ کراچی

(۲)

مندرجہ ذیل احباب نے سال رواں کا چندہ ادا فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب کرام کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظم مال وقف جدید)

نمبر شمار — اسمائے گرامی

۷۷۔ چوہدری اعجاز احمد صاحب کراچی ۵۵/-
۷۸۔ خلیل احمد صاحب ″ ۸۰/-
۷۹۔ رشید الزمان خان صاحب ″ ۶/-
۸۰۔ شیخ رفیع الدین احمد صاحب ″ معہ بچگان و اہلیہ صاحبہ ″ ۲۳/۱۹
۸۱۔ طاہر احمد صاحب ابن حبیب اللہ صاحب ۶/-
۸۲۔ نسیم احمد صاحب غفور ″ ۲۵/-
۸۳۔ شیخ عبد الحفیظ صاحب ″ ۸۰۰/-
۸۴۔ رفیق احمد صاحب ″ ۶/-
۸۵۔ ملک محمد اشرف صاحب ۵۷/۸۰
۸۶۔ ماسٹر ظہور الدین صاحب ″ ۱۰/-
۸۷۔ رشید محمود صاحب ″ ۱۱/-
۸۸۔ رشید احمد صاحب ″ ۱۷/۵۰
۸۹۔ عبد الرشید صاحب ″ ۱۲/-
۹۰۔ فلائٹ لفٹننٹ منیر احمد صاحب ″ ۳۰/-
۹۱۔ مستری تاج الدین صاحب ″ ۱۲/-
۹۲۔ داؤد احمد صاحب ″ ۶/-
۹۳۔ زمان شاہ صاحب ″ ۶/-
۹۴۔ حافظ محمد حنیفی صاحب ″ ۶/-
۹۵۔ آغا محمد عبد اللہ خان صاحب ″ ۱۲/-
۹۶۔ سید محمد اقبال شاہ صاحب ″ ۶/-
۹۷۔ رفیع احمد صاحب ″ ۸/-
۹۸۔ محمد سلیمان التمش صاحب ″ ۱۲/-
۹۹۔ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ ″ ۱۰۰/-
۱۰۰۔ ″ امۃ الحی خالد صاحبہ ″ ۲۰/-
۱۰۱۔ ″ ناصرہ بیگم صاحبہ ایم اے خورشید صاحب ″ ۱۲۵/-
۱۰۲۔ محترمہ مبارکہ طیبہ بنت ایم اے خورشید صاحب ۱۰/-
۱۰۳۔ راشدہ تنویر صاحبہ ″ ″ ۱۰/-
۱۰۴۔ مسعودہ بیگم صاحبہ چوہدری نبی احمد صاحب ۱۲۰/-
۱۰۵۔ بیگم کرامت اللہ صاحب ۲۰/-
۱۰۶۔ فریدہ کرامت بنت چوہدری کرامت اللہ صاحب ۷/-
۱۰۷۔ صادقہ طاہرہ بیگم اہلیہ کرامت اللہ ۴/۷
۱۰۸۔ بشریٰ محمود نواز صاحبہ ″ ۲۳/-
۱۰۹۔ طاہرہ ناصر شاہ صاحب ″ ۶/-
۱۱۰۔ وقار احمد منصور احمد پسران ناصر شاہ صاحب ″ ۱۲/-
۱۱۱۔ امۃ الباری نعیم صاحبہ ″ ۲۰/-
۱۱۲۔ ڈاکٹر محمودہ نذیر صاحبہ ″ ۲۴/-
۱۱۳۔ بیگم ملک مبارک احمد صاحب ″ ۱۰۰/-
۱۱۴۔ جمیلہ عرفانی صاحبہ ″ ۶/-
۱۱۵۔ عمر النساء صاحبہ ″ ۶/-
۱۱۶۔ حمیدہ لطیف صاحبہ ″ ۱۰/-
۱۱۷۔ اعجاز پروین بیگم ″ چوہدری نبی احمد صاحب ″ ۲۰/-
۱۱۸۔ امۃ الرحمٰن علام یٰسین صاحب ″ ۶/-
۱۱۹۔ بیگم منشی محمد حسین صاحب ″ ۶/-
۱۲۰۔ بیگم ناصر احمد صاحب ″ ۶/-
۱۲۱۔ نصرت نورین فرحت نبات ناصر احمد صاحب ″ ۶/-
۱۲۲۔ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اعجاز احمد صاحب ″ ۸/-

سبز کھاد

اس ماہ میں کپاس کی کاشت کے بعد نہری پانی فارغ ہوتا ہے۔ اس فالتو پانی سے خالی کھیتوں میں سبز کھاد کے لئے گوارا کاشت کریں۔ شرح تخم ۲۰ سیر فی ایکڑ رکھیں۔ جنتر بھی سبز کھاد کے لئے کاشت کریں۔ (ناظر زراعت)

درخواستہائے دعا

(۱) "سول ہسپتال چکوال میں ملا لیال سے ولدیت کا تعلق رکھنے والی دو احمدی مستورات زخمی حالت میں آئی ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے واسطے دعا فرمائیں۔ (مرزا غلام احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چکوال)

(۲) مجھے ایک ہفتہ سے کمر میں درد ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
ملک عبد الرحیم سکنہ محمود آباد ڈاکخانہ کالا گجراں ضلع جہلم

(۳) خاکسار کے والد صاحب اور والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار راجہ محمد یعقوب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساہیوال ضلع سرگودھا

تبصرہ

اسلامی نماز (مع بامحاورہ ترجمہ و ضروری مسائل)

یہ رسالہ مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی نے مرتب کیا ہے جسے فاروق جنرل سٹور ربوہ نے عمدہ کاغذ اور خوبصورت اور دیدہ زیب ٹائیٹل کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس کی کئی ایک خصوصیات ہیں۔ مثلاً ترجمہ بامحاورہ اور سلیس زبان میں کیا گیا ہے۔ ہر نماز کے متعلق قریباً تمام ضروری مسائل بھی بیان کر دئے گئے ہیں۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض اہم اور ضروری ارشادات بھی نماز کے متعلق اس میں شامل ہیں۔ جن کی وجہ سے اسکی افادیت میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔

نماز اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے۔ اسلئے اس کے ترجمہ اور اس سے متعلق تمام ضروری مسائل سے واقف ہونا بہت ضروری ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر یہ رسالہ عمدگی کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ جماعتیں اور احباب اسے بکثرت خریدیں گی اور اس سے فائدہ اٹھائیں گی۔

قیمت ایک روپیہ فی کاپی۔ اکٹھی منگوانے کی صورت میں ۱۲ فی کاپی۔ احباب فاروق جنرل سٹور ربوہ سے طلب فرمائیں۔

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۶۷ء کو مکرمہ خیر النساء بیگم صاحبہ زوجہ سید ولایت شاہ صاحب رضی اللہ عنہ (جو خود بھی احمدیت کا ایک نادر الوجود نمونہ اور صحابی تھے) نے کراچی میں بروز جمعہ مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۶۷ء کو انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ ایک خلیق اور نیک بخت خاتون تھیں جو پیدائشی احمدی اور صحابیہ تھیں مرحومہ کی جوانی۔ اور پھر جو عرصہ ۱۹۲۶ء کے بعد سے انہوں نے بیوگی میں گزارا۔ ایک ناقابل فراموش نیک یادگار ہے۔ ملنسار۔ عابدہ و زاہدہ خاتون تھیں۔ مرحومہ کے والد حضرت حکیم محمد زمان صاحب رضی اللہ عنہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاص الخاص شاگردوں میں تھے اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ مالیر کوٹلہ کے مقرب اور ہر دلعزیز طبیب حاذق تھے۔ مرحومہ ان کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ رشتہ میں وہ میری بھابھی تھیں باقاعدہ صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ زہد و تقویٰ کی ایک زندہ مثال تھیں۔ مخالف اعزہ کی باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھی وہ سب کے دکھ سکھ میں برابر کی شریک حال ہو جاتیں تلاوت قرآن مجید کے علاوہ بھی نوافل — درود شریف کا التزام رکھتیں۔ مورخہ ۱۲ر اپریل بروز جمعہ کراچی میں ان پر بلڈ پریشر کا حملہ ہوا۔ اور شام کے ۵ بجے کے قریب ہر قسم کی طبی امداد کے باوجود وہ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ نے ۳ لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ —— احباب کرام اور قارئین مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کے نقش پا پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

سید صوفی محمد عبد الرحیم لدھیانوی معرفت باقر منزل سلیم سٹریٹ ۵۵ نوال کوٹ ملتان روڈ لاہور

۲۔ مکرمہ فضل بی بی صاحبہ موصیہ ۱/۵ حصہ زوجہ چوہدری علی شیر صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۶۹ مراد مورخہ ۱۸ر ۴؍۶۷ کو بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئی تھیں۔ مرحومہ کا جنازہ مقامی طور پر خاکسار نے پڑھایا۔ پھر نعش بذریعہ ٹرک ربوہ اسی دن روانہ ہوئی دوسرے دن جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح نے پڑھایا اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ مرحومہ پکی اور پابند صوم و صلوٰۃ غریب پرور ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک اور خویش و اقارب سے محبت رکھتی تھیں۔ صابرہ شاکرہ و کشور دل تھیں۔ احباب جماعت بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر عطا فرماتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے۔

خاکسار ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک نمبر ۱۶۶ مراد محمود آباد ڈاکخانہ خاص

۳۔ والدہ محترمہ راہلیہ ڈاکٹر میاں محمد اشرف صاحب مرحوم ۲۴ر اپریل بروز سوموار انتقال فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اسلئے دوسرے روز ساہیوال سے جنازہ ربوہ لایا گیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ دس بجے رات مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ والدہ محترمہ نہایت منکسر المزاج شفیق۔ عابدہ و شاکرہ احمدیت سے محبت رکھنے والی نیک و پاکباز خاتون تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین (خاکسار دیاں) محمد افضل پرنسپل گورنمنٹ ٹریننگ کالج سکھر

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۳ مئی۔ وزیر اعظم ترکی مسٹر سلیمان دیمرل نے پاکستان کے اس موقف کی مکمل حمایت کی ہے کہ تنازعہ کشمیر حق خود ارادیت کے اصول اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے تاکہ برصغیر میں امن قائم رہے انہوں نے یہ بات ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہی۔ جو وزیر اعظم ترکی کے پانچ روزہ دورہ کے اختتام پر اسلام آباد اور انقرہ سے بیک وقت جاری کیا گیا۔

مشترکہ اعلامیہ میں صدر ایوب اور مسٹر ڈیمرل نے برصغیر میں بڑھتے ہوئے فوجی عدم توازن کو ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور اس بات پر اتفاق کیا کہ کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیئے جو برصغیر میں امن برقرار رکھنے اور پاکستان اور بھارت کے اہم تنازعات کے منصفانہ حل میں رکاوٹ بنے۔ دونوں رہنماؤں نے تنازعہ قبرص کے ایسے حل پر زور دیا کہ جس میں جزیرے کی ترک آبادی کے حقوق اور مفادات کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہو۔ وزیر اعظم ترکی نے تنازعہ قبرص پر ترکی کی مکمل حمایت پر پاکستان کا شکریہ ادا کیا۔

● لاہور ۲ مئی۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ عالم اسلام کو آج وہ قوت اور اثر و رسوخ حاصل نہیں ہے جس کا وہ اپنے محل وقوع اور قدرتی وسائل کی وجہ سے جائز طور پر حق دار ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں اس کا اعتراف کر لینا چاہیئے کیونکہ صرف عظمت رفتہ کے خیال میں گمن رہنے سے ہمارے مسائل حل نہیں ہو سکتے انہوں نے کہا کہ اگر ہمیں اپنا صحیح مقام حاصل کرنا ہے تو ترقی کی دوڑ اور سائنسی انقلاب میں ہمیں دوسری قوموں کے قدم بقدم چلنا ہوگا۔

انہوں نے ان خیالات کا اظہار کل ٹاؤن ہال میں موتمر اسلامی کے زیر اہتمام دو روزہ مجلس مذاکرہ کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔ مذاکرہ کا موضوع 'عالم اسلام کے مسائل' ہے۔

● ڈھاکہ ۲ مئی۔ مشرقی پاکستان کے قومی جمہوری محاذ اور چار مخالف پارٹیوں نے ایک نیا متحدہ محاذ قائم کیا ہے جس کا نام "پاکستان کی جمہوری تحریک" رکھا گیا ہے ان پارٹیوں نے اپنے مقصد کے حصول کے لئے ایک آٹھ نکاتی پروگرام کا بھی اعلان کیا ہے۔ نیشنل عوامی پارٹی کو اس میں شامل نہیں کیا گیا۔ جمہوری تحریک میں پاکستان عوامی لیگ، پاکستان کونسل مسلم لیگ، نظام اسلام پارٹی، جماعت اسلامی اور قومی جمہوری محاذ شامل ہیں۔

● نئی دہلی۔ بھارتی وزیر منصوبہ بندی مسٹر اشوک مہتہ نے کہا ہے کہ بھارت کے چوتھے پنج سالہ منصوبہ کی کامیابی کا دارومدار غیر ملکی امداد اور آئندہ مون سون پر ہے اگر بارش کافی ہوگئی تو فصلیں اچھی ہو جائیں گی۔ اور غیر ملکی امداد مل گئی تو صنعتی منصوبے مکمل ہو سکیں گے۔ لیکن اگر مون سون اور غیر ملکی امداد سے ہم محروم رہے تو منصوبہ پر نظر ثانی کر کے اسے محدود کر دیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ستمبر ۱۹۶۵ء میں پاکستان کے ساتھ جنگ کے باعث بھارت کو سخت مالی نقصان پہنچا تھا۔

● سیالکوٹ ۲ مئی۔ سیالکوٹ میں ۷ مئی کو ہونے والی تقریب 'ہلال استقلال' کو شاندار طریقے سے منانے کی زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک استقبالیہ کمیٹی قائم کی گئی ہے جس کے سربراہ بلدیہ کے چیئرمین مسٹر صغیر اصغر حسن ہیں۔ اس موقع پر دو بڑے آرائشی دروازے بنائے جائیں گے۔ ایک کا نام باب ایوب اور دوسرے کا نام باب موسیٰ ہوگا۔ پرچم ہلال استقلال ٹاؤن ہال پر لہرایا جائے گا اس روز شہر میں چراغاں کیا جائے گا۔ دکانیں سجائی جائیں گی۔ بہترین سجاوٹ کرنے والوں کو انعام دیا جائے جلسہ گاہ میں ۵۰ ہزار افراد کے بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی گنجائش رکھی گئی ہے گورنر موسیٰ ۷ مئی کو بذریعہ طیارہ لسر دروہ پہنچیں گے اور وہاں سے سیالکوٹ آئیں گے یہ تقریب $5\frac{1}{2}$ بجے شام ہوگی۔

● نئی دہلی یکم مئی۔ سوڈان کے صدر اسماعیل الازہری نے جوان دنوں بھارت کا دورہ کر رہے ہیں۔ گذشتہ روز بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی سے ملاقات کی۔

● اسلام آباد ۲ مئی۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی دعوت پر وزیر اعظم جمہوریہ ترکی مسٹر سلیمان دیمرل اور ان کی اہلیہ نے ۲۷ اپریل سے یکم مئی ۱۹۶۷ء تک پاکستان کا دورہ کیا ان کے ہمراہ وزیر خارجہ ترکی مسٹر احسان صابری۔ وزیر خزانہ مسٹر جہات ملجبات۔ ڈپٹی چیف آف سٹاف جنرل رفیق تنگا جسٹس پارٹی کے سینیٹ گروپ کے چیئرمین مسٹر احمد نوری آدم گل جسٹس پارٹی کے نائب سربراہ مسٹر طلعت اصل ترک نیشنل اسمبلی کی خارجہ کمیٹی کے چیئرمین سید مسعو ارتغرل اکیہ اپوزیشن ری پبلکن پارٹی کے رکن پارلیمنٹ مسٹر سلیم سلار اور ترکی حکومت کے اعلیٰ افسر بھی شامل تھے۔

اعلانات نکاح

۱۔ عزیزہ امۃ القدوس صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد القدوس صاحب نواب شاہ کا نکاح بروز اتوار مورخہ ۹ اپریل ۱۹۶۷ء بعد نماز مغرب وعشاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں عزیزم محمد اعظم صاحب ولد مکرم میاں محمد بشیر صاحب آف لاہور سے چار ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب ہو۔

(خاکسار عبد الکریم وقف عارضی نواب شاہ)

۲۔ مورخہ $\frac{4}{67}$ ۱۴ بعد جمعۃ المبارک احمدیہ ہال میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے برادرم مکرم محمد ظفر اللہ بٹ صاحب ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عطاء اللہ صاحب قریشی لیاقت آباد کراچی بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ فرمایا۔ احباب کرام اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔

(بشیر الدین عباسی۔ سیکرٹری مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی)

۳۔ مورخہ $\frac{3}{67}$ ۲۸ کو ناصر احمد صاحب ولد عبد الغنی صاحب چک ۱۴ ٹی ڈی اے بھکر کا نکاح دو ہزار روپے مہر پر صابراں بی بی صاحبہ دختر عبد الرحمن صاحب چک ۱۴ ٹی ڈی اے بھکر کے ساتھ خاکسار ایم نور محمد خالد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھکر نے پڑھا۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جانبین کے لئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(نور محمد خالد۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھکر ضلع میانوالی)

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر نوٹس!

جنرل سٹورز۔ پی ڈبلیو آر مغل پورہ کے مقام پر پڑے ہوئے مختلف کلاسز کے بائیلرز ریلوے سے فروخت کے لئے سربمہر ملفوف ٹنڈر مطلوب ہیں۔

۲۔ ٹنڈر صرف ٹنڈر فارم پر پیش کئے جائیں جو ناقابل واپسی قیمت -/۱۰ روپے فی سیٹ (علاوہ ایک روپیہ ڈاک خرچ برائے بیرون جات) از $\frac{5}{67}$ تا $\frac{5}{67}$ ۱۹ دفتر چیف کنٹرولر آف سٹورز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپرس روڈ لاہور اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز۔ کراچی کینٹ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۳۔ ٹنڈر لازمی طور پر دفتر چیف کنٹرولر آف سٹورز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپرس روڈ لاہور میں زیادہ سے زیادہ بروز ہفتہ ۲۰ مئی ۱۹۶۷ء کے ۸ بجے صبح تک پہنچ جانے چاہئیں اور اسی دن $8\frac{1}{2}$ بجے صبح کسی بھی ٹنڈر دہندہ کی موجودگی میں جو موجود ہونا پسند کرے گا کھولے جائیں گے۔ پیشکش ٹنڈر وصول کرنے کی تاریخ سے قبولیت کے لئے ۶ ہفتے تک کھلی رہے گی۔

۱۴۴/(۷)۱/۶۷

پاکستان ویسٹرن ریلوے

جنرل سٹورز پی ڈبلیو آر مغل پورہ میں پڑے ہوئے فلیٹس، گرڈرز، سپرنگز، ٹائرز وغیرہ پر مشتمل فیرس سکریپ کی خریداری کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

۲۔ ٹنڈر صرف ٹنڈر فارم پر پیش کئے جائیں جو ناقابل واپسی -/۱۰ روپے فی سیٹ (علاوہ ایک روپیہ ڈاک کا خرچ برائے بیرون جات) از $\frac{5}{67}$ تا $\frac{5}{67}$۔ ۳۰ دفتر چیف کنٹرولر آف سٹورز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپرس روڈ لاہور۔ اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز کراچی کینٹ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۳۔ ٹنڈر لازمی طور پر چیف کنٹرولر آف سٹورز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپرس روڈ لاہور میں زیادہ سے زیادہ بروز ہفتہ ۳۰ مئی ۱۹۶۷ء کے ۸ بجے صبح تک پہنچ جانے چاہئیں۔ اور اسی دن $8\frac{1}{2}$ بجے صبح کسی بھی ٹنڈر دہندہ کی موجودگی میں جو موجود ہونا پسند کرے گا کھولے جائیں گے۔ پیشکش ٹنڈر وصول کرنے کی تاریخ سے قبولیت کے لئے چھ ہفتے تک کھلی رہے گی۔

۶۷/۱۱(۷) ۱۴۴ر

صرف چھ روپے میں ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جیسے بلند پایہ تربیتی رسالہ کے بارہ شمارے حاصل کیجیے

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں بے انتہا وسیع ہیں

انسانی زندگی کا ہر لمحہ اُس کے بے انتہا فضلوں کو اپنے ہمراہ لے کر آتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں برکتوں اور فضلوں کی بے انتہا وسعت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں اتنی وسیع ہیں کہ اگر انسان غور کرے اور سوچے تو اسے معلوم ہو کہ ہر قدم جو انسان اٹھاتا ہے ہر لمحہ جو انسانی زندگی پر گزرتا ہے ہر ساعت جو اس پر آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور اس کی بے انتہا برکات کو اپنے ساتھ لے کر آتی ہے اور پھر اگر انسان اور زیادہ غور کرے تو اسے معلوم ہو کہ سارا جہان اُس کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ اور دن رات اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے وہ حصہ پا رہا ہے۔ ہر سانس جو وہ لیتا ہے ہر آنکھ جو وہ جھپکتا ہے ہر آواز جو وہ سنتا ہے ہر تھوک جو وہ نگلتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان کا ہی نتیجہ ہے۔

ورنہ خود انسان میں یہ کہاں طاقت تھی کہ وہ ایسا کر سکتا۔ اگر ڈاکٹر ہائیڈرو کلورک ایسڈ پلا پلا کر انسان کی قوتِ ہضم کو درست کرتے تو وہ چند دنوں کے اندر اندر مر جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر ایک ایسی مشین لگا دی ہے کہ جونہی کوئی غذا استعمال میں آتی ہے وہ مختلف قسم کی تبدیلیوں کے بعد اسے انسانی خون میں شامل کر دیتی ہے۔ اور پھر خون اس غذا کو لے کر تھوڑا دل میں پہنچتا ہے جہاں اس کی صفائی کے لئے اسے پھیپھڑوں میں سے گزارا جاتا ہے پھر صاف شدہ خون دل کے بائیں حصہ میں آنے کے بعد ایک بڑی رگ کے ذریعہ دل سے باہر نکلتا ہے جو آگے چل کر دو حصوں میں منقسم ہو جاتی ہے ایک حصہ سر کی طرف خون لے جاتا ہے اور دوسرا حصہ دل کے مقام سے نچلے حصہ کی طرف خون لے جاتا ہے اور اس طرح ہر عضو اپنی اپنی ضرورت کے مطابق غذا حاصل کر لیتا ہے۔ مثلاً دماغ کے وہ اعلیٰ حصے جو عقل اور شعور کے مرکز ہیں وہ اس سے اپنی غذا لے لیتے ہیں۔ اور جسم کے مختلف اعضاء کو حرکت میں لانے والے مراکز اپنی غذا لے لیتے ہیں۔ اسی طرح آنکھ کان ناک زبان اور دوسرے اعضاء اپنی غذا لے لیتے ہیں۔ غرض ایک عظیم الشان نظام ہے جو زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر جاری کیا ہوا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم ص ۲۰۹)

درخواستِ دعا

(۱) میری عزیز بچی امۃ المجید جو کہ بی۔اے فائنل کی طالبہ ہے۔ بعارضہ قلب بیمار ہے۔ ڈاکٹروں نے تشخیص کے بعد اپریشن کا فیصلہ کیا ہے۔ عنقریب جناح ہسپتال کراچی میں عزیزہ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ عزیزہ کا اپریشن کامیاب ہونے کے لئے اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(عبد السلام زرگر عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ)

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ میمونہ پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اپنڈے سائٹس کی تکلیف ہے۔ ابھی تک پورے طور پر تشخیص نہیں ہو سکی۔ احبابِ جماعت دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید شاہ میر احمد اشرف۔ ربوہ)

(۳) شیخ محمد یوسف صاحب جاوید کلاتھ ہاؤس لائلپور کے والد صاحب بعارضہ کھانسی اور ان کی چھوٹی ہمشیرہ آگ سے جھلس جانے کی وجہ سے شدید طور پر بیمار ہیں اور ان دنوں میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد جمیل جاوید تی۔ آئی۔ کالج۔ ربوہ)

مشرقی پاکستان میں انصار اللہ کے اجتماعات کا پروگرام

اجتماعات میں مرکزی وفد کی شمولیت

مکرم ناظم صاحب اعلیٰ انصار اللہ مشرقی پاکستان کی درخواست پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (صدر مجلس انصار اللہ) نے مشرقی پاکستان میں انصار اللہ کے اجتماعات کا مندرجہ ذیل پروگرام منظور فرمایا ہے۔ اجتماعات کا یہ پروگرام مورخہ ۲۴ مئی سے شروع ہو کر ۱۰ جون ۱۹۶۷ء کو ختم ہو گا انشاء اللہ۔ حضور کی منظوری سے مرکز سے مکرم و محترم قاضی محمد نذیر صاحب اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب پر مشتمل وفد ان اجتماعات میں شریک ہو گا۔ مشرقی پاکستان کے انصار کو چاہیئے کہ وہ کم از کم کسی نہ کسی ایک اجتماع میں ضرور شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

نمبر شمار	مقام اجتماع	تاریخ انعقاد	نمبر شمار	مقام اجتماع	تاریخ انعقاد
۱۔	چٹاگانگ	۲۴/۵/۶۷	۴۔	سندربن	۳۱/۵/۶۷ و ۱/۶/۶۷
۲۔	برہمن بڑیہ	۲۵، ۲۶/۵/۶۷	۵۔	ناٹورا	۷/۶/۶۷
۳۔	ڈھاکہ	۲۸/۵/۶۷	۶۔	احمد نگر	۹ و ۱۰/۶/۶۷

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مشرقی پاکستان میں طوفان

ڈھاکہ ۳ مئی۔ کل شام ڈھاکہ اور کومیلا میں زبردست طوفان آیا جس سے ۲۰ افراد ہلاک اور ۵ سو سے زائد مجروح ہو گئے۔

ابتدائی رپورٹ کے مطابق ڈھاکہ کے علاقہ منشی گنج اور ضلع کومیلا کے بعض حصوں میں کل شام زبردست طوفان آیا تھا نہ تیز گاؤں کے چھ گاؤں بھی طوفان کی زد میں آئے۔ صرف منشی گنج سب ڈویژن میں طوفان سے پندرہ ۱۵ افراد ہلاک اور ایک سو سے زائد زخمی ہو گئے۔

پاکستان پر دشمن کے ہر حملے کو سختی سے کچل دیا جائے گا

پشاور میں قبائلی دربار سے صدر ایوب کا خطاب

پشاور ۳ مئی۔ صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان ہر حملہ آور کا مقابلہ کرنے اور اسے کچل دینے کی پوری قوت رکھتا ہے انہوں نے کہا کہ بھارت اپنے فاقہ کش عوام کو روٹی فراہم کرنے کے بجائے اربوں روپے جنگی تیاریوں پر خرچ کر رہا ہے اس لئے ہم بھی دفاعی انتظامات مضبوط بنانے اور اپنے ملک کی سلامتی کے لئے ضروری اقدامات کرنے پر مجبور ہیں صدر نے اعلان کیا کہ جب تک کشمیر کے جھگڑے کا تصفیہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک بھارت اور پاکستان میں دوستی ناممکن ہے۔ وہ کل پشاور میں ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور پشاور ڈویژنوں کے قبائلی دربار سے خطاب کر رہے تھے۔

صدر نے کہا کہ پاکستان ایک امن پسند ملک ہے اور اپنے ہمسایوں سمیت تمام دنیا سے اچھے تعلقات قائم رکھنے کا خواہش مند ہے لیکن بھارت ہم سے اپنے تعلقات معمول پر لانے کے لئے تیار نہیں ہے اور وقت ہی اس بات کا جواب دے گا کہ دونوں ملکوں کے درمیان موجودہ کشیدگی کا خاتمہ کب ہو گا انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت جیسے ترقی پذیر ممالک کے لئے آپس میں الجھنا اور باہمی تعلقات میں تلخی پیدا کرنا کسی طرح بھی مفید نہیں۔

بھارت کو اس حقیقت کا احساس نہیں ہے کہ باہمی امن سے برصغیر کو کتنا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بھارتی حکمران اس حقیقت کو سمجھ لیتے تو آج بھارت کے عوام بھوکوں نہ مرتے اور یوں اربوں روپے جنگی تیاریوں پر ضائع نہ کرتے۔

۲

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴